

# برقِ آسمانی

حضرت علامہ  
مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ العالی

فتنہ شیطانی

فتنہ شیطانی

فتنہ شیطانی

البرہان سہلی کویٹر

یا اللہ جس نے جلا تک ہے ۷۸۹  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تیرے اعداء میں رخصت کوئی بھی منظور نہیں  
بے حیا کرتے ہیں کیوں شور بیا تیرے بعد

نام نہاد مناظر اسلام طال یوسف رحمانی کے ایسی افتراوت  
و شیطانی خرافات کا مدلل و مسکت جواب

# برق آسمانی فتنہ شیطانی

اہل علم و انصاف کی خدمت میں ایک اہم پیشکش اور دعوت غور و فکر

فنا تحنجذیت  
رضا تقاطع دیوبندیت  
مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی

الرحمان پبلیکیشنز لاہور  
marfat.com

Marfat.com









## عرضِ ناشر

ہرگز نیر و آنکہ دشمن زندہ شد لعنت

ثبت است بر جریدہ عالم دوام است

اس وقت عالم اسلام کو ایک مکمل اتحاد اور پاکستان کو بالخصوص قومی یکجہتی کی شدید ضرورت  
 داشتہ حاجت ہے اس لئے کہ عدم اتحاد کے باعث عالم اسلام کو متعدد سنگین مسائل و مشکلات کا  
 سامنا ہے اور یہود و منہود برسرِ پیکار ہیں۔ مسئلہ فلسطین و کشمیر وغیرہ ہر دردمند باغیرت مسلمان  
 کے لئے ایک چیلنج ہے ایسے نازک دور میں چاہیے تو یہ تھا اسلام کے پیروکار اور مسلمانی کے  
 دعویدار اپنی جملہ مساعی عالم اسلام کے اتحاد کے لئے وقف کر دیتے اور ہمارے اربابِ قلم  
 عالم اسلام کے اتحاد و اپنے مسائل کے حل اور ان کی ضرورت و اہمیت کے موضوع پر لکھتے  
 اور برادر اسلامی ممالک میں بولی جانے والی زبانوں میں ایک دوسرے کی تصانیف و تالیفات  
 کے ترجمے ہوتے لیکن گذشتہ چند سالوں سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ برصغیر پاک و ہند میں سرکار  
 برٹش کے قدیم و فادار علماء کا گروہ متحدہ ہند میں کانگریس کی ذیلی تنظیم جمعیت العلماء ہند کے  
 قدیم و جدید و البتگان نئے رنگ و روپ میں اختلاف و انتشار کو اپنا شعار بنائے ہوئے  
 ہیں مغربی و فرنگی تہذیب کا سیلاب تیزی سے نئی نسل کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے لیکن  
 افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ صدر ولوی بند حسین احمد کی معنوی اولاد جنہوں نے کبھی پاکستان  
 کو دل سے تسلیم نہیں کیا۔ یہاں قرآن و سنت کی بجائے "تقویت الایمان" کے قوانین کے نفاذ  
 و تبلیغ کے لئے جہد مسلسل کر رہی ہے۔ قومی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے بکثرت کتب و  
 رسائل شائع کئے جا رہے ہیں اور نظریہ پاکستان کے حامل علماء کو بدنام کرنے کے لئے الزامات  
 کی بوچھاڑ کی جا رہی ہے علماء اہل سنت کی عظیم خدمات تحریک پاکستان کا ایک روشن باب

marfat.com

Marfat.com

ہیں برصغیر پاک و ہند میں دو قومی نظریہ کے اولین مہماروں (علماء اہل سنت) کے خلاف الزام تراشی پاکستان کے بنیادی نظریہ پر ایک ضرب ہے اس لئے ہم نہ صرف اپنے ملک کے دفاع بلکہ قومی اتحاد اور نظریہ پاکستان کی بنیاد کے تحفظ کے جذبہ سے سرشار ہو کر اس وقت ایک ایسی کتاب کا جواب پیش کر رہے ہیں جس میں نہایت بے ہودگی کے ساتھ اکابر علماء اہل سنت پر جی بھر کر الزام تراشی کی گئی تھی اور ملک کے طول و عرض سے اس پر مغالطہ کتاب کے جواب کے لئے مسلسل اصرار ہو رہا تھا۔

ہم اپنے محترم فاضل مصنف مولانا محمد حسن علی صاحب قادری رضوی بریلوی مدظلہ کے نہایت شکر گزار ہیں جنہوں نے نہایت دیانتداری کے ساتھ حقائق کو منظر عام پر لانے میں ایک ذمہ دار مصنف کا کردار ادا کیا، اور اس کتاب کا تحقیقی تجزیہ کرتے ہوئے مدلل و مسکت جواب دیئے اور اپنا یہ گراں قدر شاہکار مکتبہ فریدی یہ سنا ہیوال کو عنایت فرمایا۔

ہم محدث نعمت کے طور پر یہ بات کہنے میں فخر محسوس کرتے ہیں کہ مولانا نے مولانا موصوف مصنف کتاب ہذا کو رد و بائیسہ دیا بنہ کا جو طے تمام بخشا ہے اور وہابیت کے نشیب و فراز سے جس طرح انہیں آگاہی ہے وہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین و ملت الامام احمد رضا خاں صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز اور مصنف کے مرشد برحق شیخ طریقت حضرت شیخ الحدیث مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب قبلہ محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ النان کارو عانی فیض اور خاص نگاہ کرم ہے۔

وہابیت نے مختلف ادوار میں نئے رنگ بدلے اور حسین سے حسین ترسائین بوڑھے سہانے اور مخلوق خدا کو گمراہ کرنے کے لئے جلسازیوں کے جال پھیلائے۔ وہابیت کبھی نجدیت کے روپ میں ظاہر ہوئی، تو کبھی حنفیت کا رنگ اختیار کیا۔ کبھی غیر مقلدیت کا روپ دھارا تو کبھی مودودیت کا کھمبہ اپنایا۔ مسلمانان برصغیر کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے اور مسلمانوں کو مکر لوں میں باٹھنے کے لئے جمعیت العلماء ہند، جمعیت العلماء اسلام اور پھر

جمعیت العلماء اسلام کے مختلف دھڑے جمعیت العلماء اسلام ہزاروی گروپ۔ جمعیت العلماء اسلام تھانوی گروپ۔ جمعیت العلماء اسلام محمود گروپ۔ جمعیت العلماء اسلام حقیقی قاسمی گروپ وغیرہ وغیرہ اور احرار اسلام مجلس تحفظ ختم نبوت تنظیم اہل سنت اور تبلیغی جماعت اس سے علاوہ ہیں۔ ایک اقلیتی فرقہ کی اس قدر جماعتوں کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ جس طرح بھی ہو مسلمانوں کو اپنے سچے دین قدیم مذہب اہل سنت و جماعت سے برگشتہ کر کے وہابیت کی طرف مائل کیا جائے اس لئے زہر کو مختلف رنگوں کی مختلف بوتلوں میں مختلف لیبلوں سے پیش کیا گیا۔ ایک ہی فرقہ کی اتنی جماعتوں کا بیک وقت پروان چڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ سرکار برٹش کا ان پر خاص کرم رہا ہے جیسا کہ ان کی کتب سے ظاہر ہے۔

مسلمانانِ پاکستان کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے اور قومی اتحاد میں رخنہ ڈالنے کے لئے حال ہی میں "سیفِ رحمانی" کا بم بھی پھینکا گیا۔ اور حیرت ہے کہ وہابیت کے پاکستانی مرکز رلہ کی "ر" کے رفیق رائے ونڈ میں بظاہر صلح کی تبلیغی وہابیوں نے اپنے حالیہ سالانہ اجتماع کے موقع پر اس کتاب کی اشاعت کا خاطر خواہ انتظام کیا رائے ونڈ میں سالانہ اجتماع کے موقع پر جبکہ اس کی اشاعت کیلئے اشال لگائے اور مبلغین کی جو ٹکڑیاں ملک کے مختلف حصوں میں وہابیت کا بیج بونتی پھر رہی ہیں ان کو بطور خاص "سیفِ رحمانی" دی گئی اسیلئے ہمیں واقف اسرار و رموز وہابیت کاشف کو الف دیوبندیت مجاہد المسنت مولانا محمد حسن علی صاحب رضوی بریلوی مدظلہ کا یہ مدلل دسترس تحقیقی جواب شائع کرنا پڑا اور انشاء اللہ العزیز یہ جواب اس دور میں چھپنے والی بہت سی یونبندی وہابی کتب کو محیط ہوگا۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ حق پر استقامت بخشے اور ضد و عناد سے بچائے اور اعداء دین کو شر سے خیر کی طرف لانے قومی اتحاد کا خواب درخشندہ تعبیر ہو۔ آمین

فقیر ابوالعطاء حافظ نعمت علی حشمتی میاوی

مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال

marfat.com

Marfat.com

# انتساب

دنیا کے سلام کے اُس لٹل جلیل کے نام

جس نے مسلمانانِ برصغیر کو باہر ہی توحید کے فرزندوں کے نام نہاد  
فتاویٰ کفر و شرک سے نجات دلا کر حقیقی ایمان و اسلام کی عداوت اور  
عشق رسالت سے آشنا کیا۔

جن کی تاریخ ساز و ناقابلِ فراموش عظیم خدمات دینیہ کے باعث  
ہزاروں مدارس دینیہ و مشائخِ کرام کے آستانہ جات آباد ہیں جن کو عرب و  
عجم میں ضیاء الدین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور شرق و غرب کے  
علماء و مشائخِ امام اہل سنت مجددین و ملتِ اعظم حضرت مولانا شاہِ امام  
احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آداب و القاب اور  
کیف و سرور سے بھرپور نامِ گرامی سے یاد کرتے ہیں

جن کی ضرباتِ قاہرہ سے برٹش و کانگریسی علماء تڑپ اور پلک  
رہے ہیں اور تاقیامِ قیامت سسکتے رہیں گے۔ اور یہ کہنا حق ہے  
سے گردنوں پر دشمنانِ دین کی  
تیرا خنجر چل گیا احمد رضا

محمد حسن علی رضوی بریلوی خادمِ حنفیہ غوثیہ الوارِ رضاہیسی

marfat.com

Marfat.com

## سبب تالیف

اس دور میں شہر پسندی و فتنہ پروری سستی شہرت حاصل کرنے کا ایک اچھا ذریعہ ہے جو بھی دو نکلے کاٹاں اپنی دوکان چمکانا چاہتا ہے کوئی شرانگیز و پُرفتن کتابچہ لکھ مارتا ہے اور پھر نظریہ پاکستان کے اُن باغی علماء کا تو کہنا ہی کیا جن کی جڑیں کانگریس کے مرکز اور نظریہ پاکستان کے مخالفین کے گڑھ مدرسہ دیوبند میں ہیں اور شاخیں پاکستان تک پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ اہل پاکستان کی بد قسمتی کہ قائد اعظم کو کافر اعظم کہنے والے حسین احمد اچھوتیہ کی معنوی اولاد آج پاکستان میں بے شرمی و ہمتی دھرمی سے اس کانگریسی ایجنٹ کو شیخ العرب والعجم منوانا چاہتی ہے اور سیدنا اٹھ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جیسے علماء ربانین جو برصغیر میں دو قومی نظریہ کے اولین معمار ہیں اُن کی ذوات قدسیہ پر رکیک و ذلیل حملے ہوتے ہیں۔ گذشتہ دنوں ”دھماکہ“ ”سیف حقانی“ ”سوانح اٹھ حضرت“ ”سیف رحمانی“ جیسی متعدد شرانگیز کتب اس کانگریسی ٹولہ کی طرف سے شائع ہوئیں۔ تعجب و حیرت ہے کہ حکومت نے بھی ان کانگریسی کٹھ پتلیوں کے منہ میں لگام نہ دیا۔

اس لئے مجبوراً ہمیں تلم اٹھا کر اس شیطانی فتنہ کی اعتقادی مذہبی و سیاسی بد عملیوں کا ظلم توڑنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ اہل پاکستان کو ہر فتنہ و شر سے نجات دے اور اندرونی و بیرونی سازشوں سے مملکت خدا و پاکستان کو دائمی وابدی تحفظ عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد حسن علی رضوی بریلوی

ہتم مدرسہ انوار رضایی















کے متعلق لکھتے ہیں :-

ہندوؤں سے نہ سکھوں سے نہ مہاکار سے ہے  
گورسوانی اسلام کا احسار سے ہے  
پابنچ لگوں کا ہے پابند شریعت کا امیر  
اس میں طاقت ہے تو کر پان کی جھنکار سے ہے  
آج اسلام اگر ہند میں ہے خوار و ذلیل  
سب یہ ذلت اسی طبقہ فڈار سے ہے

”جہتستان“ ص ۳

**الزام یا حقیقت** | ان واضح اور ناقابل تردید حقائق کے باوجود طاں یوسف رحمانی آنکھوں پر بے شرمی  
کی پٹی باندھ کر نہایت ڈھٹائی سے ”سیف شیطانی“ ص ۱۲ پر لکھتا ہے ”علامہ  
دیوبند پر کانگریسی ہونے کا الزام“ گویا یہ الزام ہے حقیقت نہیں۔

چاہیے تو یہ تھا کہ طاں یوسف رحمانی دیوبندی اکابر کے کانگریسی کے ایجنٹ اور نظریہ پاکستان  
کے مخالف نہ ہونے کا ثبوت پیش کرتا لیکن کہیں جگہ نہ پا کر اندھے کنویں میں گرتے ہوئے کہتا ہے ”جو اباً  
عرض یہ ہے کہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اور مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی وغیرہم کیا دیوبندی  
علامہ تھے یا کہ بریلوی؟“

**انگریزی وظیفہ** | طاں جی یہ لکھتے وقت آپ کی شرم اور جیا کہاں رخصت ہو گئی تھی یہ جواب ہے؟  
کہ اشرف علی تھانوی اور شبیر احمد عثمانی وغیرہم کیا دیوبندی علامہ تھے۔ یا کہ  
بریلوی؟ سوال کیسا اور اس کا کیا مطلب؟

اچھا سنیے۔ جی ہاں اشرف علی تھانوی دیوبندی تھے بلکہ دیوبندیوں کے حکیم الامت تھے ہم  
ان کو جانتے ہیں۔ یہ وہی ہیں جن کے متعلق آپ کے مؤخر الذکر مددج مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب نے  
یہ لڑخیز انکشاف فرمایا تھا کہ ”دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ہمارے  
اور آپ (حسین احمد مدنی وغیرہ) کے مسلم بزرگ و پیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا  
گیا کہ ان کو چھ سو روپیہ حکومت (برطانیہ) کی جانب سے دیئے جاتے تھے“ (مکالمۃ الصدرین ص ۱۱۱)  
اگر آپ کے پاس کسی بات کا کوئی جواب نہیں ہے تو جواباً عرض یہ ہے کہ کہہ کر اپنے دھول کا  
پول تو نہ کھولیں۔ کیا آپ کے یہ کہہ دینے سے جواب ہو گیا کہ جواباً عرض یہ ہے ”رہے مولوی شبیر احمد عثمانی

marfat.com

Marfat.com









مولانا محمد حشمت علی خاں صاحب علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ نقل کرنے سے پہلے اپنے گھر کی خبر لینی چاہیے  
ملاحظہ ہو۔

حسین احمد کانگریسی کا فتویٰ | "نئی دہلی، ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء مولانا حسین احمد صاحب مدرسہ  
دیوبند نے مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دیتے اور  
قائد اعظم کو کافر اعظم کا لقب دیتے ہوئے حال ہی میں جو فتویٰ دیا تھا۔ اس کا جواب مولانا شبیر احمد صاحب  
عثماني دیوبندی نے اپنے مکتوب میں دیا۔" (مجموعہ مکالمات الصدورین ص ۴۸)  
اب مصنف "سیف شیطانی" بتاتے کہ مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام اور بانی پاکستان  
محمد علی جناح کو قائد اعظم کی بجائے کافر اعظم قرار دینے والے کون تھے؟  
کہو اور گاندھی جی کی بے محمود الحسن کی بے کافرہ گا کر کہو صدر دیوبند مولوی حسین احمد کانگریسی  
مدنی احمد صیاباشی۔

یاد رہے قائد اعظم کو کافر اعظم کہنے والے یہ وہی حسین احمد ہیں جس کو مصنف "سیف شیطانی"  
نے اپنی ناپاک کتاب کے صفحہ ۵ پر شیخ العرب والعم حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی مرحوم  
لکھا ہے۔ بڑے پاک باز اور بڑے پاک طبیعت  
جناب آپ کو کچھ ہم ہی جانتے ہیں  
حق رحمانی صاحب! آپ والی سے پیٹ نہیں چھپا سکتے۔ بتائیے۔ آپ کے مدد و شیخ العرب  
والعم کے بعد اب آپ کو کون سے اپنے بڑے کے فتویٰ کی ضرورت ہے جس سے آپ کی  
خردمانی دور ہو؟

سوال | دیوبندی وہابی فرقہ کے ہر فرد سے علوًا اور ظلاً یوسف رحمانی اور اس کے استاذ ظاں  
غلام خاں، عبدالستار لاپیوری اور دیگر نانا ماموں وغیرہ ظاں محمود کانگریسی۔ ظاں غلام غوث  
کانگریسی۔ عبداللہ درخواستی کانگریسی۔ عبید اللہ انور کانگریسی۔ خیر المدارس کے صدر مدرس شریف کاشمیری وغیرہ  
سے خصوصاً پوچھتا ہوں کہ تمہارے شیخ العرب والعم حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کا یہ فتوے کہ  
قائد اعظم کافر اعظم ہے صحیح ہے یا نہیں؟ تم اس فتویٰ کو حق سمجھتے ہو یا نہیں؟ اگر یہ فتویٰ غلط ہے تو حسین احمد  
کے مطابق تم کافر اعظم کو کافر اعظم نہ مان کر خود بھی کافر اعظم ہوئے یا نہیں؟

الجھاسے پاؤں یاد کا زلف و دراز میں  
لو آپ اپنے دام میں مستیا و آگ

marfat.com

Marfat.com





















”حقیقت محمد کو رب ہی جانے“ (جاء الحق ص ۸۹) بھلا اس کے نقل کرنے سے کیا فائدہ یا تو اس عقیدہ پر خود علماء اہل سنت سے فتویٰ کفر یا تضاد ثابت کرتا بعض عبارات نقل کر دینے سے کیا فائدہ ہے۔ بھلا کیا یہ ”مکفیغیری افسانہ کی طرز ہے؟ بالی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی نے بھی لکھا ہے

سے رہا جمال پر تیر سے جواب بشریت

نہ حسابا کچھ بھی کسی نے تجھے بنجر ستار ”(تصادف قاسمی)

نانوتوی صاحب معروفہ ثانی میں یہ بتا رہے ہیں کہ آپ ﷺ کو بنجر ستار یعنی اللہ تعالیٰ کے کسی نے بھی کچھ نہ جانا۔ یہی مفتی احمد یار خان صاحب مرحوم فرما رہے ہیں کہ حقیقت محمد کو رب ہی جانے۔ ایسے مفتی صاحب نے کون سی بات غلط کہی ہے؟

ص ۳۳ پر سیدنا اٹھ حضرت رضی اللہ عنہم کے رسالہ علیہہ خالص الاعتقاد ص ۳۳ سے بعنوان احمد رضا خان کا فتویٰ یہ نقل کیا ”ہم نہ ظلم الہی سے مساوات مانیں نہ غیر کے لئے علم بالذات جانیں اور عطا الہی سے بھی بعض علم ملنا ہی ملتے ہیں نہ کہ جمیع اس سے بڑھ کر جس امر کا اعتقاد میری طرف کوئی کرے مفتری و کذاب ہے۔“ اٹھ حضرت قدس سرہ کی اس عبارت کے مقابلہ میں بعنوان احمد سعید کاظمی کا عقیدہ تسکین الخواطر ص ۱۳۱ یہ نقل کیا ”حضور ﷺ نے تمام علوم ظاہر و باطن اول و آخر کا احاطہ فرمایا ہے“

اور اس کے ساتھ پھر اٹھ حضرت رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ”نبی ﷺ سب اگلوں و پچھلوں کا علم جانتے ہیں اور تمام گذشتہ و آئندہ سے آگاہ ہیں“ (بحوالہ الدولۃ المکیہ ص ۲۴۷)

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام اشیا کو جانتے ہیں اللہ کے کام احکام اور صفات اور اسماء اور افعال اور آثار تمام علوم ظاہر و باطن و اول و آخر کا احاطہ فرمایا۔“ (بحوالہ الدولۃ المکیہ ص ۲۶۹)

اگرچہ ان عبارات میں مصنف کا تصرف ذاتی معلوم ہو رہا ہے لیکن پھر بھی اس کا باطل مراد پوری نہیں ہوتی۔ اٹھ حضرت امام اہل سنت کے اپنے کلام اور مولانا کاظمی صاحب کے بیان میں قطعاً کوئی تضاد نہیں ہے تضاد اس وقت ہوتا جبکہ اٹھ حضرت علم میں مساوات اور علم بالذات کی نفی کرتے اور مولانا کاظمی صاحب یا خود سرکار اٹھ حضرت کسی بھی جگہ علم میں اللہ تعالیٰ سے مساوات و نبی پاک ﷺ اللہ علیہ وسلم کے علم غیب بالذات کا اقرار فرماتے تو تضاد ثابت ہوتا۔ کاظمی صاحب اور خود اٹھ حضرت علیہ الرحمۃ کی مورخ الذکر عبارات میں نہ تو علم میں مساوات کا ذکر ہے نہ علم بالذات کا بیان ہے نہ جمیع معلومات الہیہ کے عقیدہ کا اظہار ہے اگر کچھ ہے تو وہ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ











منسوب ہو کر شائع ہوا ہے یہ نسبت حاجی صاحب سلمہ کی غلط ہے یا نہیں؟  
جواب = ”یہ رسالہ (فیصلہ ہفت مسئلہ) ان (حاجی امداد اللہ صاحب) کا لکھا ہوا نہیں کسی نے لکھا  
ان (حاجی صاحب) کو سنا دیا انہوں نے اصل مطلب کو دیکھ کر ابا حجت کی تصحیح کر دی اور (ان کو) حل  
اہل زمانہ سے خبر نہ ہوئی“ واللہ تعالیٰ اعلم ”فتاویٰ رشیدیہ“ جلد اول ص ۹۴

جاننا چاہیے پہلے تو رشید احمد گنگوہی نے اپنے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ صاحب کا ذکر مسائل  
شرعیہ میں بے جا بتایا تھا اور اب فرما رہے ہیں کہ انہوں نے فیصلہ ہفت مسئلہ کی تصحیح کر دی انہیں حال  
اہل زمانہ سے خبر نہ ہوئی۔ بتائیے ایسے حالات میں کوئی کس طرح یقین کرے کہ حاجی امداد اللہ صاحب  
اور مولوی رشید احمد گنگوہی کا ایک عقیدہ ہے۔ اور پھر شام امدادیہ اور فیصلہ ہفت مسئلہ اور  
”فتاویٰ رشیدیہ“ و براہین قاطعہ سب کے سامنے ہے ہر ذی علم جان سکتا ہے کہ حاجی امداد اللہ  
صاحب اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے عقائد و نظریات میں زمین و آسمان کا فرق ہے مگر طال یوسف  
دنیا کی آنکھوں میں دھول بھونک رہا ہے دن کو رات اور رات کو دن بتا رہا ہے اپنی جلسازیوں کے  
کرتب دکھا کر لوگوں کو بے وقوف بنانا چاہتا ہے تاکہ سادہ لوح انسان دیوبندیت کے حبال میں  
پھنسے رہیں۔

شیر ربانی میاں شیر محمد شریقیوری علیہ الرحمۃ پر افتراء | سیف شیطانی کے ذیل مصنف نے  
اپنے مقتدی ملاؤں اور جھوٹے اکابرین

کے مصنوعی تقدس کا بھرم قائم رکھنے کے لئے شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شریقیوری علیہ الرحمۃ  
کا نام بھی لیا ہے ص ۳۲ و ص ۳۸ پر لکھتا ہے ”مولانا مولوی انور شاہ صاحب کشمیری صدر مدرس دیوبند  
ہمراہ مولوی احمد علی صاحب مہاجر لاہوری شریقیور شریف حاضر ہوئے اور حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ  
کو بڑی ارادت سے ملے آپ (میاں صاحب علیہ الرحمۃ) ان سے کچھ باتیں کرتے رہے اور (انور) شاہ  
صاحب خاموش رہے پھر آپ نے مولانا انور شاہ صاحب کو بڑی عزت سے رخصت کیا موٹر کے  
اڈے تک حضرت میاں صاحب خود سوار کرانے کے لئے ساتھ تشریف لائے۔ شاہ صاحب نے  
میاں صاحب علیہ الرحمۃ سے کہا ”میری کمر پر ہاتھ پھیریں“ آپ نے ایسا ہی کیا.... الخ

دنیا جانتی ہے اور یہ بات کسی وضاحت کی محتاج نہیں کہ آستانہ عالیہ نقشبندیہ شریقیور شریف  
اہل سنت کا عظیم آستانہ ہے حضرت میاں شیر محمد صاحب قدس سرہ۔ حضرت ثانی صاحب اور  
حضرت میاں جیل احمد صاحب کے عقائد حقہ اور مسلک اہل سنت کی ترویج و اشاعت کے سلسلہ میں



کاشیش محل آخر کتنے روز کھڑا رہے گا اور پھر تم بلائے تم یہ کہ حضرت میاں صاحب شرقپوری اور حاجی احمد اللہ صاحب اردو امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے والد گرامی مولانا مفتی نقی علی خاں صاحب کے ذمہ جھوٹا باندھنا ان پر افتراء کرنا من گھڑت کتابوں فرضی صفحوں کے حوالے دینا اور پھر بے شرمی و بے حیائی سے ص ۳۸ و ص ۳۹ پر اعلیٰ حضرت کا فتویٰ کی سرخی جاکر یہ تاثر دینا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے ایسے لوگوں پر یہ فتویٰ دیا ہے وہ فتویٰ دیا ہے ص ۳۹ کے خیانت افزہ خلاصہ میں یہ بیان کرنا کہ خواص یہ ہوا کہ احمد رضا خاں کے نزدیک مولانا شیر محمد صاحب شرقپوری ان کے پیر بھائی سید بدر الحسن صاحب مولانا نقی احمد خاں صاحب (احمد رضا خاں کے والد) کافر ہوئے ان کی اولاد حرامی ہوئی العیاذ باللہ حالانکہ ان حضرات پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ کا اطلاق اس وقت ہوتا جب ان حضرات نے فی الواقعہ دیوبندیت و ہابیت کے عقائد بدو باطل کی تائید کی ہوتی "حفظ الایمان" "براہین قاطعہ" "تذریع الناس" کے مصنفین کے کفریات کو اسلام سمجھا ہوتا لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ مصنف "سیف شیطانی" نے ان حضرات کی طرف جو باتیں منسوب کی ہیں وہ جھوٹ ہیں خالص افتراء ہیں بلکہ یہی باتیں دیوبندی دھرم کے منافی ہیں جب یہ سارا تانا بانا ہی جھوٹ اور افتراء کا تو پھر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کے مبارک فتاویٰ کا اطلاق ان بزرگوں پر نہ ہوگا اور مصنف "سیف شیطانی" کا جلسہ سازی سے تیار کردہ خلاصہ جنم رسید ہو جائے گا۔

نام نہاد "سیف رحمانی" کے بقلم خود مناظر اسلام نے ص ۱۲ پر مولانا غلام جہانیاں کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: -

- وہ مدنی محمد معین بن کے آیا - غضب کا جوان حسین بن کے آیا  
 طالب خدا گواہ کہ نازک بحشم من - عین محمد است کہ عربی سفیدہ  
 غالب اگر ہے حسن شہلی کی دید کا - آدیکہ زاہد اربخ زیا فرید کا  
 نقش فرید نقش ہے رب مجید کا - اظہار ذات حق ہے سر پا فرید کا  
 (المنہج ہفت اقطاب ص ۱۶۸)  
 (المنہج ہفت اقطاب ص ۱۵۱)  
 (المنہج ہفت اقطاب ص ۱۵۱)

نام نہاد مناظر اسلام نے کمال بے حیائی سے یہ اشعار تو نقل کر دیئے اب چاہیے یہ تھا کہ ان اشعار کو دلائل شرعیہ کی روشنی میں کفر و ارتداد یا شرک ثابت کرتا۔ یا پھر اکابرین اہل سنت کی کتب



حالی تو گئے جہاں ان کا مقام تھا انہوں نے اپنے تمام اشعار میں مسلمانان اہل سنت پر غیر کی پرستش کرنے، نبیوں کو خدا کو دکھانے، اماموں کو نبی سے بڑھانے، شہیدوں سے دُعا مانگنے کا افتراء کرتے وقت کسی دلیل اور ثبوت کی ضرورت نہیں سمجھی لیکن لیکر کے فقیر نام نہاد مصنف "سیف رحمانی" نے یہی حال کی ماری ہوئی کتھیوں کا عرق نکالتے وقت کسی دلیل و ثبوت کی حاجت نہ سمجھی اور بے دریغ اس افتراء میں شریک ہو گیا۔ مصنف "سیف رحمانی" میں رتی بھر صداقت ہے تو وہ ثابت کرے کہ اکابر اہل سنت میں سے کس نے نبی کو خدا کے برابر کیا یا اماموں کو نبیوں سے بڑھایا؟

باقی رہے "ہفت اقطاب" کے متذکرہ بالا اشعار ان میں بھی وہ بات نہیں جن کی وہ حالی کے لشکر سے تردید کرنا چاہتا ہے۔ اگر مصنف "ہفت اقطاب" کے اشعار کو دلائل شرعیہ کی روشنی میں غلط ثابت کرے تو ہم اس کے دلائل کا تجزیہ کر سکتے ہیں لہذا اس پر لازم ہے کہ وہ ان اشعار پر مدلل گفتگو کرے۔ اور ہوائی باتوں سے دل نہ بیلائے۔ لیکن یہ بات ہر ذی فہم و شعور کی سمجھ سے باہر ہے کہ جب ہم تکفیری انسانہ میں حاجی امداد اللہ صاحب کے اپنے پیر و مرشد حضرت نور محمد صاحب کی مدح میں اشعار امداد اللہ الشاق سے نقل کرتے ہیں اور اسماعیل قبیل سے اس پر فتویٰ کفر و شرک ثابت کرتے ہیں تو وہ بے قراری و اضطراب کی کیفیت میں قرآن و احادیث سے ان اشعار کو ثابت کرنے کی بجائے لکھتا ہے "حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی کے وہ اشعار نقل کئے ہیں جو کہ آپ نے حالت وجد و ذوق میں تدا بیر شروع کے تحت اپنے پیر و مرشد خواجہ نور محمد صاحب کے متعلق فرمائے ہیں" ("سیف شیطانی" ص ۴۲)

ہم پوچھتے ہیں کیا ذوق و وجد اور تدا بیر شروع پر آپ کی اجارہ داری ہے جب آپ اپنے اکابرین کے پیر و مرشد کو فتویٰ کفر و شرک سے بچانے کے لئے وجد و ذوق اور تدا بیر شروع کا بہانا بناتے ہیں تو پھر مولانا غلام جہانیاں کے اشعار کے متعلق بھی ایسا ہی سوچ لیا ہوتا۔ انہوں نے وجد و ذوق نہیں تو کون سا بغض و عناد میں محولہ بالا اشعار تحریر کئے ہیں کچھ تو دیانت چاہیئے۔

مصنف "سیف شیطانی" مولانا غلام جہانیاں کا عقیدہ کے طور پر مذکورہ بالا اشعار نقل کرنے کے بعد ص ۴۲ پر لکھتا ہے: "یہی وہ اشخاص ہیں جو کہ ہود و نصاریٰ سے بھی بازی سنے گئے انہوں نے صرف نبی کو خدا بنایا اور حلول و تشبیہ اور جزئیات کا عقیدہ رکھا مگر آج کا مسلم نما انسان تو دل کو نبی اور نبی کو خدا بنائے ہوئے ہے۔"

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تقدن میں ہنود  
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شکر مائیں یہود





















































## نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گرنے سے بچالیا (معاذ اللہ)

مولوی حسین علی دیوبندی ساکن واں پچراں تلمیذ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی اپنی کتاب "بلغۃ الحیران" ص ۳۶ پر لکھتے ہیں:

"رأيت انه يقطع فامسكته واعصمته عن السقوط - یعنی میں (مولوی حسین علی) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں گرتے دیکھا تو آپ کو تھاما اور گرنے سے بچایا۔" (معاذ اللہ)

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے سے پیچھے (معاذ اللہ)

مولوی اشرف علی تھانوی کی ایک مریدنی صاحبہ لکھتی ہیں کہ اس خادم نے ایک خواب دیکھا ہے..... آپ اپنی کرسی پر تشریف لے گئے اور پھر واپس تشریف لا کر دریافت فرمایا کہ میرے پیچھے کون بیٹھے ہیں (بڑی پیرانی) نے جواب دیا کہ آپ کے پیر عامی ادا اللہ صاحب ہیں پھر دریافت فرمایا کہ عامی جی کے پیچھے کون ہیں! جی نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (اصدق الروایا ج ۲ ص ۲۷) (استغفر اللہ)

## رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی اور مرید کے پیچھے (معاذ اللہ)

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ایک مرید لکھتے ہیں:

"یہ خواب نظر آیا کہ جمعہ کی نماز کے لئے صف بندی ہو رہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احقر کے بائیں جانب تھے اور حضرت والا (مولوی اشرف علی تھانوی) نماز جمعہ پڑھا رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احقر کا بازو پکڑ کر اپنے آگے کی صف میں کر دیا تھا اس خواب کی وجہ سے دن کو ایسی خوشی محسوس ہوئی کہ جس کے اظہار کو کوئی لفظ ہی سمجھ میں نہ آیا

marfat.com

Marfat.com

جو تحریر کروں۔“

”اصدق الرقبا“ از اشرف علی تھانوی حصہ دوم ص ۲۴

قارئین کرام! دیکھا آپ نے فرقہ تھانویہ دیوبندیہ کس دیدہ دلیری اور بے باکی سے نبی پاک ﷺ کو سلام کو مولوی اشرف علی کا مقتدی بنا رہا ہے اور تھانوی حکیم الامت امام الانبیاء علیہ السلام کی امامت کے خواب شائع کر رہا ہے اور مرید تھانوی کو آگے ہونے کی خوشی میں لفظ ہی نہیں مل رہا جو بیان کرے۔ مسلمانو! غور کرو یہ دیداری ہے یا بے دینی ہے؟

تھانوی مگر تھانوی درود | مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک مرید کہتا ہے:-  
”خواب دیکھتا ہوں کہ مگر شریف لا الہ الا اللہ

محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور (تھانوی) کا نام لیتا ہوں (لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کہتا ہوں)..... اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا..... لیکن حالت خواب و بیداری میں حضور (تھانوی) ہی کا خیال تھا۔

..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر یہی کہتا ہوں اللهم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی عالمنا تکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں..... لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں..... دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور (تھانوی) کے ساتھ باعث محبت میں کہاں تک عرض کروں۔“

اس خواب کا جواب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی دیتے ہیں:-

”اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس (اشرف علی) کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔“

(رسالہ الامداد“ تھانہ بھون بوالہ مناظرہ بریلی دہلیغنی جامعہ)

marfat.com

Marfat.com

ہم اس کا فیصلہ منصف مزاج قارئین کرام پر چھوڑتے ہیں اکابر دیوبند کے متذکرہ بالا خواب سراسرگستاخیوں اور بے ادبیوں اور سرکار رسالت ﷺ کی شدید ترین توہین و تہمتیں پر مبنی ہیں یا نہیں! اس کے ساتھ دیوبندیت کی دلالی کرنے والے نام نہاد مناظر اسلام طاق رحمانی سے بھی کہوں گا کہ اس میں انصاف و دیانت کی اگر کوئی رتی ہے تو وہ واضح کرے۔ مذکورہ بالا ناپاک خوابوں میں بے ادبی گستاخی ہے یا نہیں؟

۔ دوسروں کے عیب بیشک ڈھونڈتا ہے رات دن  
چشم عبرت سے کبھی اپنی سیاہ کاری بھی دیکھ

## مسئلہ حاضر و ناظر پر عبارات کے ٹکڑے

مصنف نے چونکہ اپنی رسلیہ کے اکثر و بیشتر ادراق بے ربط و بے مقصد باتوں سے سیاہ کیے ہیں کسی ایک مسئلہ پر یا مختلف مسائل پر حجم کر غیر وار سبٹ نہیں کی مسئلہ حاضر و ناظر پر عبارات نقل کرتے کرتے بغض و عناد کے جنوں کی کیفیت میں درمیان میں ایک خواب نقل کر ڈالا تھا جس پر ہمیں اس کا مدلل جواب دینے کے علاوہ دیوبندی خوابوں کی تفصیلی فہرست پیش کرنی پڑی۔ مصنف ”سیف شیطانی“ نے درمیان میں ایک خواب نقل کرنے کے بعد ص ۵۴ تا ص ۵۶ پھر مسئلہ حاضر و ناظر سے متعلق تضاد ثابت کرنے کے لئے علماء کی عبارات سے چھوٹے چھوٹے فقرے نقل کئے مثلاً صفحہ ۵۴ پر مولانا احمد سعید صاحب کاظمی کا عقیدہ یہ بیان کیا ہے:

”میں نبی کریم ﷺ کی اپنی حیوانیت مقدمہ کے ساتھ

قبر انور میں زندہ رونق افروز ہوں“ (تسکین الخواطر ص ۱۵۷)

اس عبارت کے مقابلہ میں تضاد ثابت کرنے کے لئے احمد یار گجراتی کا فتویٰ کے عنوان سے صفحہ ۵۵ پر یہ فقرہ نقل کیا:

”ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں“ (جاء الحق ص ۱۴۹)

marfat.com

Marfat.com















































































































































































































































































